روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 9فروری 2012ء 16ربیع الاول 1433ہجری 9 تبلیغ 1391ھش جلد 62-97 نمبر 34

بہترین پیارا گھر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ گھروں میں سے سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہے اور ناپسندیدہ ترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے۔

(ابن ماجه کتاب الادب باب حق الیتیم حدیث نمبر 3669)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں؛ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 215)

نصاب ششماہی چہارم

واقفین نو

ستره سال سے زائد عمر کے واقفین نو/ واقفات نو کیلئے ششماہی چہارم کا نصاب درج ذیل ہے۔

قرآن کریم: پارہ 18 نصف آخر

معہ ترجمہ از میر محمد اسحاق صاحب

حفظ قرآن کریم: سورۃ الصّف

معہ ترجمہ زبانی یاد کرنا

سیرت: حیات نور مصنفہ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: ''مرزا غلام احمد قادیانی'' مرتبہ مکرم میر داؤد احمد صاحب کے درج ذیل عناوین

بعثت کا مقصد صفحہ 63 تا 79

اللہ تعالیٰ جل شانہ عز اسمہٗ صفحہ 218 تا 276

انبیاء کی ضرورت صفحہ 825 تا 833

یاجوج ماجوج صفحہ 961 تا 964

جہاد بالسیف صفحہ 1004 تا 1013

پردہ صفحہ 1052 تا 1056

علمی مسائل: خلافت علیٰ منہاج النبوت قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

واقفین نو / واقفات نو اسکی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو، مربیان کرام اور معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ نصاب کی تیاری کے سلسلہ میں رہنمائی فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

گاڑی برائے فروخت

ایک جماعتی ادارہ کے زیر استعمال AC,CNG, Suzuki Bolan۔ ماڈل 2009ء رجسٹرڈ اسلام آباد اچھی حالت میں برائے فروخت ہے۔ مزید معلومات کے لئے:

0321-6713023, 0333-6713023

مشعلِ راہ

یتیم، مسکین اور ہمسایوں کے حقوق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ جنوری 2004ء کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 37 تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر احباب ہیں وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمدللہ، جزاک اللہ، ان سب کا شکریہ۔

اب میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں، اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں پیش آئے گی۔ لیکن امراء جماعت یہ کوشش کریں کہ یہ جائزے اور تمام تفاصیل زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک مکمل ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے وہ ادا کر سکیں۔

پھر فرمایا: مسکین لوگوں سے بھی حسن سلوک کرو۔ ان مسکینوں میں تمام ایسے لوگ آ جاتے ہیں جن پر کسی قسم کی تنگی ہے۔ ان کی ضروریات پوری کرو۔ اس کا جائزہ بھی ہر احمدی کو اپنے ماحول میں لیتے رہنا چاہئے۔ مسکینوں سے صرف یہ مراد نہ لیں کہ جو مانگنے والے ہیں۔ مانگنے والے تو اپنا خرچ کسی حد تک پورا کر ہی لیتے ہیں مانگ کر۔ لیکن بہت سے ایسے سفید پوش ہیں جو تنگی برداشت کر لیتے ہیں لیکن ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ اور اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں کہ (۔) تو ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ پھر فرمایا کہ تمہارے اس سلوک کے بہت زیادہ مستحق ہمسائے بھی ہیں، ان سے بہت زیادہ حسن سلوک کرو۔ بلکہ اس کی تاکید تو آنحضرت ﷺ نے اس قدر فرمائی کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں خیال ہوا کہ اب شاید ہماری وراثت میں بھی ہمسائے کا حق ٹھہر جائے گا۔ فرمایا کہ یہ ہمسائے جو ہیں ان میں تمہارے رشتہ دار بھی ہیں چاہے دور کے رشتہ دار ہوں یا قریب کے ہوں۔ تمہیں خیال آ جائے کہ چلو رشتہ دار ہیں ان سے حسن سلوک کرنا چاہئے، ان کی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔ تو فرمایا کہ صرف رشتہ دار ہمسائے ہی نہیں بلکہ غیر رشتہ دار ہمسائے ہیں وہ بھی تمہارے حسن سلوک کے مستحق ہیں، ان سے بھی حسن سلوک کرنا۔ پھر تمہارے ہم جلیس ہیں، تمہارے ساتھ بیٹھنے والے ہیں یہ سب تمہارے حسن سلوک کے مستحق ہیں۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

تعارف کتب

میر الخت جگر (ناصر محمود خان شہید)

مصنفہ: عطیہ عارف صاحبہ

صفحات: 78

28 مئی 2010ء کا اندوہناک واقعہ جہاں افسوس اور دکھ بھری یادیں اپنے پیچھے چھوڑ گیا وہاں جاں نثاران لاہور کی شہادت کی نئی تاریخ بنا کے لاہور کو تاریخ احمدیت میں زندہ و جاوید کر گیا۔ اس وحشیانہ واقعہ نے کئی ہنستے بستے گھروں کو اجاڑ دیا لیکن دلوں میں صبر، حوصلے اور نئے عزم و ہمت کی داستانیں رقم کر دیں۔ اس سانحہ میں ایک جاں نثار، اپنی ماں کا لخت جگر ناصر محمود خان بھی تھا جو متعدد احباب کی جانیں بچا کر اپنی جان پر کھیل گیا اور جام شہادت نوش کیا۔ اور یہ ایک ماں ہی جانتی ہے اپنے بیٹے کی جدائی کا غم تاہم ایک احمدی ماں کے جذبات کرب والم کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہیں کہ میرا بیٹا اتنا بڑا اعزاز لے کر ہمیں سرخرو کر گیا۔ شہید کبھی مرتے نہیں وہ زندہ ہیں، یہ قرآن کا لکھا ہے ہم ہی اس سے جا کر ملیں گے۔

مکرمہ عطیہ عارف صاحبہ نے اپنے بیٹے کے اوصاف حمیدہ پر مشتمل ان کی یادوں کو کتابی صورت میں اکٹھا کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس سانحہ کا ایک ایک شہید بے شمار خوبیوں کا مالک تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء میں ان کا ذکر خیر فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔ یہ وہی نوجوان ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ پر گرنیڈ لے لیا تا کہ دوسرے زخمی نہ ہوں یا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن اس دوران گرنیڈ ان کے ہاتھ میں پھٹ گیا اور وہیں ان کی شہادت ہو گئی۔ دوسروں کو بچاتے ہوئے شہید ہوئے۔ والدہ اپنے بیٹے کے بارے میں لکھتی ہیں۔ میرا ناصر بھی اسی مقام کا مستحق تھا، مستحق تھا تو صف اوّل کے شہداء میں شریک ہو گیا، جس نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر کئی گھروں کو برباد ہونے اور کئی رشتوں کو رونے اور سسکنے سے بچا لیا۔ مکرم ناصر محمود خان صاحب کی اہلیہ مکرمہ نازیہ ناصر صاحبہ رقمطراز ہیں، ناصر میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ ذمہ داری کا بہت احساس تھا، ناصر میں ہزاروں خوبیاں تھیں، ایسی نیکیاں بھی کرتے تھے کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہوتی۔

زیر تبصرہ کتاب میں شہید مرحوم کے دیگر عزیز و اقارب اور اپنوں سے تعلق کی لازوال داستان رقم کی گئی ہے۔ اہم موضوعات میں میرا سائبان، پیار کرنے والا باپ، انمول بھائی، سسرال سے پیار کا سلوک، بہنوں کی یادیں، ذہانت، خدمت خلق، شوق و مشاغل، مہمان نواز، جماعتی خدمات، اقرباء پروری، بہترین منتظم، مثالی شوہر اور سفر زندگی وغیرہ شامل ہیں۔ اس شہید کی داستان حیات پڑھتے وقت آنکھیں نم اور دل غم سے بھر جاتا ہے اور پھر اس خیال سے ایمان میں پختگی اور حوصلے بلند ہوتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر شہید کی کم و بیش اسی طرح کی داستان حیات ہے۔

کہیں سہاگ، کہیں باپ حق کی راہوں میں
کوئی ہے گود سے ماں کی، خدا کی بانہوں میں
ہے ایسی شان کہ کیا ہوگی بادشاہوں میں
ملی ہے تم کو شہادت بھی سجدہ گاہوں سے
رواں ہے قافلہ زندگی شہیدوں سے

(ایف۔ شمس)

مربیان کی ذمہ داریاں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

سالہا سال کے غور کے بعد مَیں اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ (مربی) بننا بڑی ذمہ واری ہے۔ (مربی) پیدا نہیں کیا جا سکتا بلکہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ خیال کہ کوئی کالج (مربی) پیدا کر سکتا ہے بالکل غلط ہے۔ (مربی) وہ ہے جس کے دل کی ایمان کی حالت انبیاء کے ایمان کی مثل ہو اور ظاہر ہے کہ یہ چیز خدا کی دَین ہے ہم کسی کے اندر سے پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ خیال کرنا کہ قدوری یا ہدایہ یا تفسیریں پڑھنے سے یہ بات پیدا ہو سکتی ہے بالکل غلط ہے۔ کتابیں پڑھ کر ایک شخص عالم تو بن سکتا ہے مگر (مربی) نہیں۔ (مربی) کے حقیقی انتخاب کا وقت وہ ہوتا ہے جب اُس کی فطرت کی گہرائیوں کا اندازہ ہو جائے، اُس کے جوہر ظاہر ہو جائیں اور اُس کا ایمان آزمائشوں کی بھٹی میں پڑ چکا ہو۔ میں مانتا ہوں کہ دینی تعلیم کا انتظام بھی ضروری ہے لیکن مدرسہ میں پڑھنے کے وقت تو طالب علم کو خود بھی اپنے جوہر کا علم نہیں ہوتا۔ پس تعلیمِ دینی کا انتظام تو ہونا چاہئے لیکن یہ ضروری نہیں کہ تعلیم حاصل کرنے والوں کو (مربی) بنا دیا جائے۔ صحابہؓ کے زمانہ میں یہ سہولت تھی کہ اُن کا دین بھی عربی زبان میں تھا اور اُن کی اپنی زبان بھی یہی تھی مگر ہمارے لئے یہ دِقّت ہے کہ دین تو عربی میں ہے مگر زبان اردو ہے اِس لئے وہ ساری قوم میں سے (مربیان) انتخاب کر سکتے تھے مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے اِس لئے ضروری ہے کہ اس مدرسہ کو جاری رکھا جائے تا انتخاب کے لئے میدان موجود رہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 294)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمد افضل متین صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود کے پہلے شہید ہیں۔ جنہوں نے اپنی جان قربان کر کے مذموم کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ 15/اپریل 1999ء کو شہید ہونے والے اس عظیم انسان کی پاکیزہ زندگی کے کئی پہلو تھے۔ جن میں سے بعض پیش خدمت ہیں۔

خاموش طبیعت

آپ کی والدہ تحریر فرماتی ہیں:۔

قادر کو ہمیشہ سے سب کچھ خاموشی سے کرنے کی عادت تھی اتنی شاندار کامیابیوں پر اس نے کبھی پہلے سے سبز باغ نہیں دکھائے تھے کہ میں اتنے نمبر لے لوں گا اسی طرح مجھے یا کسی کو اپنے وقف کے ارادے کا نہیں بتایا۔ جب اس کا پہلا رشتہ اپنی خالہ کی بیٹی سے کیا تو ایک دن آ کر میرے ساتھ لیٹ گیا امی میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے کسی سے ذکر نہ کریں میں ڈر گئی خدا جانے کیا بات ہے۔ کہتا لڑکی کو میرے فیوچر کا پتہ ہونا چاہئے میں نے زندگی وقف کرنی ہے۔ یہ 1983ء کی بات ہے۔ کیونکہ اس کی خاموشی کی عادت تھی مجھے امید نہیں تھی کہ یہ وقف کرے گا۔ میں تو اسی وقت اٹھی اور سجدے میں گر گئی۔ قادر تم نے وہ خوشی دی ہے کہ سات بادشاہتیں مل جاتیں تب بھی نہ ملتی۔ مجھے لگا آج میری دعاؤں کا ثمر مجھے مل گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل 20/اگست 1999ء)

دیانت کے بے مثال نمونے

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بتایا کہ 1993ء میں جب حضور نے قادر کو تحریک جدید کے نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ انگلستان پر بلایا تو اس موقعہ پر فیصل آباد تک جماعت کی جو گاڑی اسے چھوڑنے گئی اس میں اس کی والدہ بیوی اور بچے بھی ساتھ گئے اس موقعہ پر قادر نے اپنی والدہ اور بیوی کو کہا کہ چونکہ یہ گاڑی جماعت کے خرچ پر مجھے صرف ایئر پورٹ چھوڑنے آئی ہے اور اس دوران اگر ذاتی کام کے لئے استعمال کیا گیا تو یہ بھی ایک قسم کی خیانت ہوگی اس لئے آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ واپسی پر راستہ میں رک کر آپ نے کوئی ذاتی خریداری نہیں کرنی۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 17 مئی 1999ء)

خدام الاحمدیہ میں خدمات

محترم میاں صاحب سال 95-1994ء میں مہتمم مقامی ربوہ تھے۔ اسی دوران ایک موقع پر دریائے چناب میں شدید سیلاب آیا اور خدام امدادی سرگرمیوں کے لئے متحرک ہوگئے۔ محترم کلیم احمد قریشی صاحب نے بتایا کہ اس موقع پر میاں صاحب نے بہت کام کیا زیادہ جاگنے سے بعض دفعہ ان کی آنکھیں سوج جاتی تھیں کہتے تھے کہ میں گھر جاتا ہوں تو بیٹھا نہیں جاتا۔

(روزنامہ الفضل 17 مئی 1999ء)

کھیلوں میں دلچسپی

محترم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ غلام قادر صاحب سکول کے زمانے سے ہی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے تھے اور اپنے سکول کے سینئر پریفیکٹ بھی تھے اور ساتھ ساتھ فٹ بال ٹیم کے کیپٹن بھی تھے۔ محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے بتایا کہ محترم میاں صاحب کو سائیکلنگ کا بہت شوق تھا ایک دفعہ سائیکل پر لاہور سے پنڈی بھی گئے۔ انہیں شکار کا بھی شوق تھا نشانہ بہت اچھا تھا۔ قادر صاحب جسمانی طور پر بہت ٹف Tough تھے۔

(روزنامہ الفضل 17 مئی 1999ء)

صائب الرائے

محترم سید طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ میں جب قادر صاحب مہتمم مال تھے اور میں محاسب تھا اور آپ محاسبہ کمیٹی کے صدر تھے۔ Facts and Figures کے ساتھ رائے پیش کرتے تھے اور اسے Reject کرنا مشکل تھا۔ محاسبہ کی میٹنگ میں Genuine ضرورت کو دیکھتے تھے۔

محترم قادر صاحب میں ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ عاملہ کی میٹنگ میں خاص طور پر اپنی رائے دے کر خاموش ہو جاتے تھے۔ بے وجہ پیچھا یا اصرار نہیں کرتے تھے اور رائے ادب و احترام کے دائرے میں رہتے ہوئے دیتے تھے۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بھی اسی رائے کا اظہار فرمایا کہ قادر صاحب اپنی تجاویز اور مشورے معین اور ٹھوس انداز میں پیش کرتے تھے اور اپنی آزادانہ رائے پیش کرنے میں انہیں کوئی بھی باک نہیں ہوتا تھا۔ (روزنامہ الفضل 19 جولائی 1999ء)

جماعتی اموال کی حفاظت

AACP کے جنرل سیکرٹری مکرم ابراہیم احمد ملک صاحب نے بتایا کہ وہ کوشش کرتے تھے کہ جماعت کا کوئی پیسہ بھی غلط جگہ پر نہ جائے جب بھی جماعت کے لئے کوئی چیز لینی ہوتی تو دس جگہ سے کوٹیشنز لیتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے جماعت کا پیسہ بچایا جائے۔ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ جب میاں صاحب مہتمم مال تھے تو کئی دفعہ میں ان کے پاس جاتا اور اگر کبھی ٹیبل سے کوئی کاغذ اٹھا کر لکھنے کی کوشش کرتا تو وہ کاغذ لے لیتے اور دراز سے نکال کر ایک اور کاغذ دے دیتے ان کے اندر اس حد تک احتیاط پائی جاتی تھی۔ ان میں ایک کشش تھی وہ بہت پیار کرنے والا وجود تھا۔

(روزنامہ الفضل 19 جولائی 1999ء)

جماعتی چندوں کی ادائیگی

مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب نے بتایا کہ چندوں میں قادر صاحب کا ہاتھ غیر معمولی طور پر کھلا تھا ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ ہر تحریک میں شامل ہوں ان کو جو بھی زائد آمد ہوتی تھی اس پر چندہ عام جلسہ سالانہ اور ہر قسم کی مدات میں چندہ دیتے تھے چندے دینے کا انہیں بہت شوق تھا۔

(روزنامہ الفضل 19 جولائی 1999ء)

محنت کی عادت اور ذہانت

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے بتایا کہ آپ ذہین تھے اور اعتدال بھی بہت تھا۔ میرا ان کے بارے میں یہ تجربہ تھا جب بھی ان سے کوئی مشورہ مانگا تو پہلے مشورہ پر ہی بات ختم ہو جاتی ان کو بات سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت حاصل تھی انہوں نے بتایا کہ آپ بہت محنت کے عادی تھے کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ جب امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے تشریف لے گئے وہاں جاتے ہی انہوں نے اس عزم کو سامنے رکھا کہ میں نے تعلیم مکمل کر کے واپس جانا ہے امریکہ میں چونکہ اعلیٰ تعلیم کا حصول خود کام کئے بغیر ممکن نہیں اس لئے فوراً ہی آپ نے وہاں کام شروع کر دیا اور کسی پر بوجھ بنے بغیر اپنی تعلیم مکمل کی۔

صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب پاکستان آئے تو انہیں کمپیوٹر کا شعبہ دیا گیا جس کا آغاز انہوں نے خود کرنا تھا اس پہلو سے آپ نے بہت محنت کی اور اس شعبہ کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ محترم نعیم اللہ ملہی صاحب جنہیں عرصہ نو سال تک محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا انہوں نے بتایا کہ آپ دفتر میں کام بڑی محنت سے کرتے تھے۔ ابتدائی دنوں میں جب کمپیوٹر کا شعبہ شروع ہوا تو رات دیر تک کام کرتے رہتے اپنے کام سے انہیں بڑی لگن تھی اور اپنے ساتھیوں سے بھی وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ نیک نیتی سے کام کریں وہ خود بھی بڑے Punctual تھے۔

اسی طرح مکرم کلیم احمد قریشی صاحب کو بھی تقریباً آٹھ سال سے محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہوا انہوں نے بتایا کہ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا وہ خاموش استاد تھے کام اس انداز سے کرتے تھے کہ دوسرے دیکھ لیں اور کر لیں اپنے کام میں اتنے مگن ہوتے تھے کہ بعض اوقات ایک ہی چھت کے نیچے اکٹھے کام کرنے کے باوجود کئی کئی دن تک کوئی تفصیلی بات چیت نہیں ہو سکتی تھی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے ساتھ بہت سے نوجوانوں کو تربیت دی۔ پروگرامنگ کے علاوہ ان کی خواہش تھی کہ ہمارے عملے کے اندر ہی ایسے لوگ تیار ہو جائیں جو ہارڈ ویئر کا کام بھی سنبھالیں۔ محترم کلیم قریشی صاحب نے بتایا کہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے میری حوصلہ افزائی کی اور ہارڈ ویئر کے سلسلے میں مختلف لوگوں سے ملوایا اور اب ہم دفتر کا Hardware کا کام خود ہی کر رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (اس وقت) ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمایا کہ وکالت مال ثانی میں میں جب تھا تو اس وقت انہوں نے سارے سسٹم کو کمپیوٹرائزڈ کیا وہ اتنی تیزی سے کام کرتے تھے کہ ہفتے کا کام دو دنوں میں کر لیتے تھے۔ وہ کام کو بڑی جلدی سمیٹتے تھے بڑی Planning سے کام کرتے کبھی اس حوالے سے کوئی میٹنگ ہوتی تو ایجنڈا پہلے تیار کرتے۔ وصیت کا سارا نظام بھی انہوں نے کمپیوٹرائز کیا پچھلے دنوں کینیڈا سے کوئی دوست آئے انہوں نے ان کا کام دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا کہ یہ کام ہم وہاں بھی نہیں کر سکے۔

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ عزیزم غلام قادر میں خاموشی کے ساتھ محنت اور دیانتداری سے کام کرنے کی عادت تھی میں ان کو کبھی اونچی آواز سے بولتے نہیں سنا۔ خاموشی کے ساتھ محنت کرتے تھے کسی الجھن اور جھگڑے وغیرہ میں نہیں پڑتے تھے۔ اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ ذیلی تنظیموں میں بھی مسلسل خدمت کے لئے وقت دیتے تھے۔

ایک خوبی ان میں یہ نظر آتی تھی کہ وہ بہت صاف ستھرے رہتے تھے ان کے بچپن کے بارے میں بی بی امۃ المتین صاحبہ بتاتی ہیں کہ ہمارے گھر کے سامنے بچے کھیلا کرتے تھے سب بچوں کے کپڑے ربوہ کے گرد و غبار اور مٹی کی وجہ سے میلے ہو جاتے تھے لیکن میاں غلام قادر تو ایسا لگتا تھا لانڈری سے نکل کر آئے ہیں۔

(الفضل روزنامہ 17 مئی 1999ء)

محترم میر محمود احمد صاحب ناصر سابق پرنسپل

جامعہ احمدیہ شاعری نہیں کرتے لیکن محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی قربانی پر اپنے بے ساختہ جذبات کا انہوں نے منظوم اظہار فرمایا۔

وہ ہمارا بھی تھا اور تمہارا بھی تھا
میرے پیارے کی آنکھوں کا تارا بھی تھا
بہت عاجزی تھی بہت سادگی
محبت کا دل میں شرارا بھی تھا

(الفضل 17 مئی 1999ء)

ہر دلعزیز وجود

امان اللہ امجد صاحب ربوہ لکھتے ہیں:۔

''انکل! میاں صاحب کا بہت دکھ ہوا''

اس معصوم اور وقف نو بچے کا یہ بے ساختہ فقرہ اب بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے اور مجھے یہ سطور لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ گزشتہ دنوں مجھے ایک کام سے اقصیٰ چوک جانا پڑا وہاں ایک دکان پر اس دکان کے مالک سے گفتگو ہو رہی تھی کہ اس اثناء میں ان کا چھوٹا بچہ آ گیا جس کی عمر دس سال ہوگی۔ بچے کے والد صاحب نے اس کا تعارف کروایا کہ اس کا نام ناصر احمد جاوید ہے اور خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے اور پھر میرا تعارف کروایا۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ بچہ بے ساختہ بول پڑا۔

''انکل میاں صاحب کا بہت دکھ ہوا''۔

اس کی مراد صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب تھے۔ جو ربوہ کے واقفین نو کے سیکرٹری تھے۔ میں نے اس بچے سے پوچھا کہ آپ صاحبزادہ صاحب موصوف سے کبھی ملے ہیں؟

اس نے بتایا کہ ہاں ایک دفعہ بیت راجیکی میں وقف نو کا ایک پروگرام تھا۔ میں اپنے بھائیوں لقمان اور منان کے ساتھ اس پروگرام میں گیا ہوا تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بچوں سے مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں سنی تھیں اور میں اس میں اول آیا تھا۔

(روزنامہ الفضل 17 جون 1999ء)

ماتحتوں کو سمجھانے کا انداز

آپ کا اپنے ملازمین کو سمجھانے کا انداز بھی بڑا دلنشین تھا۔

ایک بار میاں صاحب نے کارکنان کو پچیس پچیس روپے جرمانہ کر دیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ مرزا غلام قادر صاحب نے انہیں کسی کھیت میں پنیری ڈالنے سے متعلق ہدایت دی کہ زمین مزید ہموار کرنا اور پھر بیج ڈالنا انہوں نے محنت سے بچنے کے لئے اس ہدایت پر صحیح طور پر عمل نہ کیا اور بیج ڈال دیا۔ جب میاں صاحب کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے سرزنش کی اور کہا کہ اس بار دونوں کی تنخواہ میں سے پچیس، پچیس روپے کاٹ لئے جائیں گے۔ کیونکہ تم نے جانتے بوجھتے میری بات کو نظر انداز کیا ہے۔

دونوں نے بات بنائی کہ اگر ہم زیادہ ہموار نہ بھی کریں تو بھی فصل اس جگہ سے اچھی ہی ہوگی میاں صاحب نے بہانہ نہ مانا اور تنخواہ کے وقت پچیس پچیس روپے کاٹ لئے، گو کہ اس واقعہ کے چند روز بعد آپ نے کسی بہانے سے انعام کے طور پر پچاس، پچاس روپے دے دیئے اور انہیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ اگر میں کسی پھلدار درخت کو بھی کاٹنے کے لئے کہوں تو تم نے اطاعت کرنی ہے اور اس کو کاٹ دینا ہے۔ کیونکہ میں ہر پہلو مدنظر رکھ کر ہی تمہیں کوئی بات کہتا ہوں۔

اس واقعہ کا ملازمین پر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے سمجھ لیا کہ آئندہ سے میاں صاحب جو بھی کہیں انہیں صرف اس بات پر عمل کرنا ہے۔

مزارعین کی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ کی شفقت اور عنایتوں نے محبت کے دیپ روشن کئے اور وہ کام جو عام طور پر بیگار سمجھ کر کیا جاتا ہے ایمانداری سے ہونے لگا۔ بہت جلد زمین کی فی ایکڑ آمد پہلے سے بہت بڑھ گئی۔

محترم میاں غلام قادر صاحب شہید کی ماتحتی میں کام کرنے والے تمام کارکن اس بات پر متفق تھے کہ انہوں نے دس سال کے عرصہ میں کبھی میاں صاحب کو اس قدر غصہ اور جلال میں نہیں دیکھا جتنا وہ ایک روز ایک کارکن کی ناگہانی بیہوشی کے وقت غصہ میں آئے۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ مکرم احسان محمد صاحب کسی بیماری کے باعث ایک بار دفتر میں بیہوش ہوگئے کارکنان نے ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے انہوں نے میاں صاحب کو بتایا تو میاں صاحب نے فوراً فضل عمر فون کیا کہ ایمبولینس بھجوادیں اسی دوران آپ انتہائی بیقراری سے اپنے کارکن کے ہاتھ اور سر وغیرہ سہلا رہے تھے تاکہ کسی طرح خون کی گردش جاری رہے عجب بے چینی کا سماں تھا کہ کسی کو پانی لانے کو کہہ رہے ہیں تو کبھی فون کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ایمبولینس نے آنے میں ذرا دیر لگائی تو آپ بار بار ایک کرب کی حالت میں ہسپتال فون کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ہسپتال والوں پر آپ کے اس رویہ میں کوئی تصنع یا بناوٹ نہ تھی بلکہ واقعتاً یہ اس سچی محبت کا اثر تھا جو آپ کو اپنے کارکنان سے تھی ہاں یہ درست ہے کہ آپ خاموش محبت کرنے والے تھے وہ محبت جو زبان سے اظہار کی محتاج نہیں ہوتی۔ حضرت میاں صاحب کے ایک مزارع مہر لال صاحب کا تبصرہ بہت جامع ہے۔

آساں بوں بندے ڈٹھے ہاں پر ایہو جیہا ڈٹھا

یعنی ہم نے بہت بندے دیکھے ہیں مگر ان جیسا نہیں دیکھا صرف مہر لال صاحب نے ہی نہیں چشم فلک نے ایسا بندہ کم دیکھا ہوگا جس نے محبت، اپنائیت اور شفقت سے سب کے دل جیت لئے ہوں۔ والدین کی دعائیں لی ہوں اور خدمت میں عظمت کی بے نظیر مثالیں قائم کی ہوں۔

رشید احمد صاحب ابن مکرم شیر علی صاحب ساکن (دارالنصر شرقی) نے شہادت تک مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ کام کیا۔ یہ ٹریکٹر ڈرائیور ہیں بتاتے ہیں کہ شروع میں ہم نے بابو ٹائپ بندے کو دیکھا تو یہ خیال کیا کہ یہ کیا سمجھے گا زمینوں کو مگر جلد ہی اندازہ ہو گیا یہ بڑے حساب کتاب والے بندے ہیں۔

فٹافٹ حساب لگا لیتے ہیں کہ کتنے ایکڑ زمین میں ہل چلاتے وقت کتنا ڈیزل استعمال ہوا ہے یا کسی فصل کو فی ایکڑ کتنا پانی چاہئے۔ خود بھی بہت اچھا ٹریکٹر چلا لیتے۔ خسارے میں جانے والی زمین سے منافع آنے لگا۔ محنت کے عادی تھے۔

گندم یا چاولوں کی بوریاں ٹرالی میں لادنی ہوتی تو مزدوروں کے ساتھ مل کر کام بھی کر لیتے۔ چھوٹے سے چھوٹے ملازم کے ساتھ بھی بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے اور ہر خوشی غمی کے موقع پر ان کا پورا خیال رکھتے اگر کسی کے کام سے خوش ہوتے تو انعام بھی دیتے۔ مزارعوں کے بچوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے مزارعین آپ کے گرویدہ تھے۔

اسی طرح دیگر ملازمین مکرم امیر علی ملاح، مہر لال اور کبیر علی جوئیہ (یہ تینوں غیر از جماعت ہیں) نے ان الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

چھوٹے میاں صاحب لین دین کے معاملات میں بڑے کھرے تھے نوکروں سے مائی باپ جیسا سلوک کرتے خواہ کچھ بھی ہو جائے کسی کے جائز پیسے یا تنخواہ نہیں روکتے تھے۔

آپ بہت حیادار انسان تھے ڈیرے پر ہماری بہو بیٹیاں بھی موجود ہوتی ہیں آپ جب بھی زمینوں پر آتے تو ڈیرے کے اس جانب سے گزرتے جہاں ہماری کوئی عورت موجود نہ ہو اور ہر ڈیرے کے پاس سے گزرتے ہوئے نظر ہمیشہ نیچی رکھتے حالانکہ یہ ڈیرہ بھی آپ کا تھا اور یہ زمین بھی آپ کی۔

ہم میں سے کوئی کام کرتا نظر آتا تو سیدھے وہیں آ جاتے اور ہم سے باتیں کرتے دوسروں کی عزت کا بہت خیال رکھتے ہم خوشامد نہیں کرتے مگر یہ سچ ہے کہ آپ ہماری عزتوں کے رکھوالے تھے۔

جب کسی فصل کے بیج ڈالنے کی باری ہوتی تو بڑی احتیاط کرواتے خود سامنے کھڑے ہو جاتے اور ہمیں کہتے کہ ایک سمت میں بیج ڈالو باقاعدہ نگرانی کرتے غصے میں کبھی نہ آتے تھے۔

اگر کسی سے پانی وغیرہ یا کوئی اور نقصان ہو جاتا تو درگزر کر دیتے پر اتنا ضرور دیکھتے کہ نقصان جان بوجھ کے کیا گیا ہے یا بشری کمزوری کے تحت ہو گیا ہے۔

اگر ہم یا ہمارے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو ہر ممکن مدد کرتے اور ہسپتال سے بھی مدد دلواتے خود بھاگ دوڑ کر کے اکثر مفت علاج کروا دیتے۔

ایک خاص شفقت ان کی یہ تھی کہ مشکل وقت میں کسی کی بھی جو مالی مدد وغیرہ فرماتے تو بعد میں کبھی اس سے وصول نہ کرتے اور اگر کوئی شخص واپس لوٹانے کی کوشش کرتا تو کہتے تمہارے بچے بھی تو میرے بچوں کی طرح ہیں۔

آپ سب سے ٹھیٹھ پنجابی میں گفتگو کرتے اور کبھی اپنی علمیت کا رعب نہیں جھاڑتے تھے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ہر ملازم کو پانچ سو روپے دیتے تھے اور کئی دفعہ آپ اکٹھا نیا کپڑا خرید کر لاتے اور ملازمین کو تحفۃً سوٹ وغیرہ بنوانے کے لئے دیتے تھے اور یہ سب کچھ مقررہ تنخواہ کے علاوہ تھا اگر کسی بیلدار کے ہاں دوران سال اناج ختم ہو جاتا تو اسے ضرورت کے مطابق اناج مہیا کرتے اور بعد میں تقاضا نہ کرتے۔ کسی بچے یا بچی کی شادی پر خوشی سے امداد بھی کرتے۔

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر 2009ء ص 35 تا 39)

محبت کا مجسمہ

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے والے جتنے لوگوں سے ان کے حوالے سے گفتگو ہوئی انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے انہیں کبھی غصے میں نہیں دیکھا اگر کبھی کوئی نقصان ہوا ہے تو وہ خاموش ہو گئے مگر ڈانٹا کسی کو نہیں۔

دفتر کا عملہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی بے پناہ عزت کرتا تھا اور یہ عزت میاں صاحب کی ذاتی شخصیت کی وجہ سے تھی نہ کہ افسر ہونے کی وجہ سے ان کے عملے نے بتایا کہ وہ اپنے آپ کو افسر نہیں بلکہ دوست سمجھتے تھے اور یہ محبت اس قدر گہری تھی کہ نعیم اللہ ملہی صاحب نے بتایا کہ میرے دل میں بڑی شدید خواہش تھی کہ میاں صاحب مجھے کوئی تحفہ دیں ایک دفعہ دفتر میں ان کی ایک پرانی ٹوپی ان کی اجازت سے گھر لے آیا اور پھر اسے پہنتا رہا۔ میرے دل کی یہ خواہش خدا نے پوری کر دی اور میاں صاحب کا تحفہ مجھے مل گیا میں میاں صاحب کی وفات کے چند روز بعد محترم قمر سلیمان احمد صاحب دفتر میں آئے اور ایک نئی پینٹ مجھے دے کر کہا کہ یہ قادر نے آپ کے لئے تحفہ رکھا ہوا تھا۔ میں یہ تحفہ پا کر قابو میں نہیں رہا اور دیر تک میاں صاحب کی اس محبت کو یاد کر کے روتا رہا۔ (روزنامہ الفضل 17 مئی 1999ء)

باحیا کردار

محترم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر نے بتایا کہ وہ باحیا انسان تھا عام حالات میں بھی چلتے پھرتے نظریں نیچی رکھتے تھے نظریں نیچی رکھنے میں مشہور تھے۔ انہیں دوست کہا کرتے تھے کہ اگر سامنے سے کوئی چیز آ رہی ہو تب بھی آپ کو پتہ نہ چلے۔

اس بات کی گواہی مکرم ابراہیم احمد ملک صاحب نے بھی دی ہے انہوں نے بتایا کہ انہیں غض بصر کی عادت تھی میں نے جب بھی انہیں دیکھا دفتر میں اور باہر بھی ہمیشہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔
(روزنامہ الفضل 17 مئی 1999ء)

دوستوں کے دوست تھے

قادر صاحب دوستوں کے دوست تھے اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں سچے دوست کا جو خاکہ ملتا ہے وہ اس پر پورا اترتے تھے دوستوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے کہ انہیں کوئی دکھ نہ پہنچے دوستی کے حوالے سے He was an ideal man ان کے دل میں کسی کے لئے رنج نہیں تھا۔
(روزنامہ الفضل 19 مئی 1999ء)

اسی قسم کا ایک واقعہ محترم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میں قادر کے دفتر میں بیٹھا تھا اور مجھے جماعتی کام کے سلسلے میں ہی ایک چٹھی لکھنی تھی۔ چنانچہ میں نے کمپیوٹر کے پرنٹر میں استعمال ہونے والا ایک کاغذ لے لیا۔ قادر نے وہ کاغذ مجھ سے لے لیا اور اسی قسم کا ایک اور کاغذ اپنی دراز سے نکال کر مجھے دیا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ قادر نے اپنی ذاتی سٹیشنری دفتر میں رکھی ہوئی تھی۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ محترم نعیم اللہ صاحب ملہی نے بتایا کہ شروع شروع میں جب ہم نے کمپیوٹر پر کام شروع کیا تو ہمیں بار بار پرنٹ لینے کی عادت تھی۔ مگر میاں صاحب اس کو ناپسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے کمپیوٹر پر اپنا ذاتی لیٹر پیڈ ڈیزائن کر کے اس کا پرنٹ لیا تو میاں صاحب اس پر ناراض ہوئے۔ محترم نعیم اللہ صاحب ملہی نے بتایا کہ وہ دفتر کی چیزوں کا بڑا خیال رکھتے تھے بہت سی ذاتی چیزیں خرید کر دفتر میں لے آتے فضول خرچی بالکل نہیں کرتے تھے بلاضرورت کوئی چیز نہیں خریدتے تھے اور بہت احتیاط سے رقم خرچ کرتے تھے۔ (روزنامہ الفضل 17 مئی 1999ء)

محترمہ ڈاکٹر نصرت صاحبہ لکھتی ہیں:۔

دو تین دفعہ ان کے دفتر جانے کا بھی اتفاق ہوا نہایت سادہ ترتیب تھی صرف چند کرسیاں اور ایک بڑی سی میز تھی جو مختلف قسم کی فائلوں سے بھری رہتی تھی اور میاں صاحب بہت انہماک سے اپنے کام میں مصروف ہوتے۔ ان کی شخصیت میں سادگی بہت نمایاں تھی۔ معمولی کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ اپنے اندر علم کا ایک سمندر چھپائے ہوئے ہیں۔ آج ان کے نہ ہونے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو چکا ہے جس کو شعبے کا ہر شخص محسوس کر رہا ہے کیونکہ ان کی خدمات اور مہربانیوں کا سلسلہ ہر جگہ پھیلا ہوا تھا۔ جو عظیم قربانی انہوں نے جماعت کے لئے دی شاید صرف وہی اس کی اہلیت رکھتے تھے۔ ان کی اس قربانی نے نہ صرف جماعت کو آنے والے فتنوں سے محفوظ رکھا بلکہ ان کو بھی ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید کر دیا۔ زندہ قومیں اپنے جاں نثاروں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں کیونکہ وہی ان کی زندگی کا باعث ہوتے ہیں جو اپنے لہو کی زکوٰۃ دے کر اپنی قوم کو بچاتے ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی روایات کو لے کر آگے بڑھیں اور اپنی عبادتوں میں ان کو اور ان کے اہل و عیال کو یاد رکھیں اور مرزا غلام قادر جیسے دل اور دماغ پیدا کریں جنہوں نے اپنی جان تو لٹا دی لیکن مینارہ عرش کو چھو لیا۔

اس کو کس روشنی میں دفنائیں
اس کو کس خواب کا بدن ہم دیں
وہ جو خوشبو میں ڈھل گیا یارو
اس کو کس پھول کا کفن ہم دیں

(روزنامہ الفضل 3 جولائی 1999ء)

محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے محترم مرزا غلام قادر احمد صاحب کی شخصیت کا احاطہ اس طرح کیا کہ وہ نہایت نفیس آدمی تھا۔ وہ Natural تھا اگر اس کا جھگڑا کسی سے ہو رہا ہے تو اسی حد تک ہو رہا ہے وہ اس اختلاف کی حد تک اس سے اختلاف کرے گا اس سے زائد نہیں۔ ربوہ کے وقف نو کے سیکرٹری کے طور پر وہ وقف نو کا Data کمپیوٹرائز کر رہے تھے۔ اس کے لئے وقت بھی دیتے تھے۔ بطور سیکرٹری وقف نو وہ چاہتے تھے کہ انسانیت کے حوالے سے گہری خوبیاں نئی نسلوں میں پیدا ہوں۔

سسرال والوں سے وہ محبت رکھتا تھا جمعہ کا دن وہ ہمارے ہاں ہی گزارتے تھے۔

محترم مرزا نصیر احمد صاحب نے بتایا کہ قادر کی طبیعت Selfless تھی۔ ہر کسی کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اپنے کام سے لگن بہت تھی۔ دفتر کی بات دفتر تک رہتی تھی۔
(روزنامہ الفضل 19 نومبر 1999ء)

خلیفہ وقت سے محبت

ایک دوست لکھتے ہیں کہ:

خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ ہم نے ان کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ حضور پسند نہیں فرماتے اس لئے میں بھی نہیں پیتا۔ اس کی جگہ چائے یا کوئی اور مشروب ہوتا تو کبھی انکار نہ کرتے۔
(الفضل 3 جولائی 1999ء)

آخر پر یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کی عظیم قربانی کے نیک اثرات ظاہر کرتا چلا جائے اور آپ کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور جماعت میں آپ جیسے بیشمار وجود پیدا فرمائے۔ آمین

ترجمہ: مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا

بنیادی قوتوں کے اتحاد کی داستان

ازمکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبیل انعام یافتہ

میرے لئے یہ عزت افزائی کا مقام ہے کہ میں آج کے اجلاس میں پی اے ایم ڈائراک Dirac کے بارے میں اظہار خیال کروں گا جس کو ہم سب پیار کی نظر سے دیکھتے اور ان سے عقیدت رکھتے تھے۔ میں اس بات پر بھی خوش ہوں کہ حاضرین میں دوستوں اور احباب کی اتنی بڑی تعداد موجود ہے۔ بذات خود ایک پرانے جانین Johnian ہونے کے ناطے سے میں سر ہیری ہینسلی کا خاص طور پر نام لینا پسند کروں گا جو کیمبرج کے سینٹ جانز کالج ڈائراک کالج کے ماسٹر ہیں۔ سر ہیری ایک شہرت یافتہ مؤرخ ہیں۔ میں ان کو مخاطب کرتے ہوئے آپ سب کو مطمئن کرانا چاہتا ہوں کہ تکنیکی تفصیلات سے ممکنہ حد تک آپ سب کی جان خلاصی کی جائیگی۔

پال ایڈرئین ماؤریس ڈائراک بلاشبہ نہ صرف اس صدی کا بلکہ کسی بھی صدی کا بلند قامت طبیعات دان تھا۔ اس نے تین فیصلہ کن سالوں میں یعنی 1925ء تا 1927ء تین سائنسی مقالوں کے ذریعہ تین چیزوں کی بنیاد رکھی۔ اول تھیوری آف کوانٹم میکینکس، دوم کوانٹم تھیوری آف فیلڈز (یعنی مشہور ترین ایکوئیشن آف دی الیکٹران) اور سوم تھیوری آف ایلی مینٹری پارٹیکلز۔ اس لیکچر کے دوران میں کوانٹم تھیوری آف فیلڈز اور ڈائراک ایکوئیشن فار دی الیکٹران سے جڑے نظریات کی وضاحت کروں گا۔

جب کوئی شخص ڈائراک سے ملتا تو اس کو دیکھ کر احساس ہوتا کہ ایک عظیم سائنسدان کس طریق سے اپنے مقصد میں منہمک ہوتا ہے۔ انسان کو تخلیق کی بیش بہا مسرت اور ذاتی کردار کی رفعت کا اندازہ ان سے ملاقات پر ہوتا۔ ان میں بچوں کی سی معصومیت پائی جاتی تھی۔ ان کے خیالات کی شفافیت ان کو اساطیری شخصیت بنا دیتی تھی۔ لاریب وہ ان عظیم ترین انسانوں میں سے ایک تھے جن سے ملاقات کا شرف مجھے اپنی زندگی میں حاصل ہوا تھا۔

حاضرین میں سے وہ جن کو ڈائراک سے ملاقات کا موقعہ نہ ملا تھا میں یہاں ایک اخباری نمائندہ کے مضمون کا حوالہ دینا چاہوں گا جو ان کے بارے میں یونیورسٹی آف وسکانسن کے اخبار نویس نے 1934ء میں لکھا تھا۔

میں ایک شخص کے بارے میں سن رہا تھا جو اس موسم بہار میں یونیورسٹی میں قیام پذیر تھا۔ لوگ اس کو ریاضیاتی طبیعات دان یا کچھ ایسا نام دیتے ہیں جو نیوٹن، آئین سٹائن اور دیگر سائنسدانوں کو صفحہ اول کے پیچھے کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ان کا نام ڈائراک ہے اور وہ انگریز ہے۔ تو میں نے پچھلے سہ پہر کے وقت سٹرلنگ ہال میں ڈاکٹر ڈائراک کے دفتر کے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے خوشگوار آواز آئی، تشریف لائیں۔ میں یہاں بتاتا چلوں کہ یہ تشریف لائیں کا جملہ ان طویل ترین جملوں میں سے تھا جو ڈاکٹر موصوف نے ہماری گفتگو کے دوران بولا تھا۔

ڈاکٹر دراز قد تھے، نوجوان لگتے اور جونہی میں نے ان کی آنکھوں میں چمک دیکھی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ میں ان کو پسند کروں گا۔ وہ ہرگز مصروف نہیں لگ رہے تھے۔ عموماً جب بھی کبھی میں نے اس مرتبہ کے کسی امریکی سائنسدان کا انٹرویو لیا تو وہ ایک بھاری بریف کیس اٹھائے اندر آتا، گفتگو کے دوران سارا وقت وہ اپنے بیگ میں سے لیکچر نوٹس، مسودات کے پروف،، کتابیں، ری پرنٹس، مسودات اور جانے کیا کچھ نکالتا رہتا۔

ڈائراک اس سے بالکل مختلف تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے پاس فرصت ہی فرصت تھی اور سب سے زیادہ بھاری کام ان کیلئے کھڑکی سے باہر جھانکنا تھا۔ میں نے ان سے کہا: پروفیسر میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے فیملی نام کے شروع میں کافی حروف جڑے ہوئے ہیں۔ کیا ان سے کوئی خاص معنی مراد ہیں؟ جواب دیا نہیں۔ میں نے کہا فائن، اچھا تو پھر آپ مجھے اپنی تازہ ریسرچ کے بارہ میں کچھ بتائیں گے؟ جواب دیا نہیں۔ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے میں نے پوچھا کیا آپ سینما گھر میں فلمیں دیکھنے جاتے ہیں؟ جواب دیا ہاں، بھلا کب 1920ء میں۔

ڈائراک نے اپنی زندگی کی تفصیلات ٹریسٹ میں 1968ء میں ایک لیکچر کے دوران خود بیان کی تھیں۔ میں کل رات اس کا مطالعہ کر رہا تھا تو مجھے

چند ایسے حصے ملے جو بنیادی قوتوں کے اتحاد کے موضوع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈائراک نے لیکچر میں بتایا کہ ان کو آئیڈیاز کیسے آتے ہیں، خاص طور پر تھیورٹیکل فزکس میں تحقیق کے دو طریق ہائے کار کے مابین فرق کو۔

ڈائراک کے بقول کسی قدر پروگریس کیلئے نیز غیر موزونیت کو ختم کرنے کیلئے انسان کو پہلے ایسا ریاضیاتی پروسیجر تلاش کرنا چاہئے جو پہلے سے ہی کسی فزیکل تھیوری میں موجود ہو جیسے الیکٹرو ڈائی نامکس آف الیکٹرونز۔ اس ضمن میں ڈائراک کی اپنی تحقیقات اور اس کے آئیڈیاز کی ہمارے دور کے ساتھ ہم آہنگی کے بارہ میں بعد میں کچھ کہوں گا۔ دوسری بات یہ کہ انسان کو ایسی تھیوریز کو متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو پہلے غیر متحد تھیں۔ ڈائراک کا کہنا تھا کہ اس کیلئے دوسرا طریق کار زیادہ سود مند ثابت نہیں ہوا تھا۔ یہ کہتے ہوئے شاید ان کے سامنے ان کی نسل کی اکثریت کا بددلی کا احساس تھا خاص طور پر آئن سٹائن جس نے فنڈامنٹل تھیوریز کو متحد کرنے کی کوشش کی مگر کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔

اس کے برعکس ہماری نسل کا زیادہ تر دوسرے طریق کار سے تعلق رہا اور میری تقریر بھی تقریباً اسی بارے میں ہوگی۔

ماضی کے اتحاد کے تصورات

میں ان متعدد اتحادی تصورات کے بیان سے آغاز کروں گا جو ابتداء ہی سے فزکس میں مستعمل رہے ہیں۔ دی گئی ڈایا گرام نمبر ایک میں طبیعاتی نظریات کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور اس لیکچر کے اختتام تک میں تھیوری آف ایوری تھنگ تک پہنچ چکا ہوں گا جو ڈایا گرام کے سب سے نیچے درج ہے جہاں اس وقت توجہ مرکوز ہے۔ میری گفتگو کا زیادہ حصہ پارٹیکل فزکس کے آجکل کے سٹینڈرڈ ماڈل کی وضاحت پر ہوگا جو ہماری نسل کی ان کوششوں کی وجہ سے سامنے آیا ہے جو اس نے یہ جاننے میں مصروف کی ہیں کہ ایلی مینٹری انٹی ٹیز کیا ہیں اور یہ کہ فطرت کی چند قوتوں کو ان ایلی مینٹری انٹے ٹیز entities کے مابین متحد کیا جائے۔

گیلی لین پرنسپل

Galilean principle

میں اس ضمن سب سے پہلے جو نام لینا چاہوں گا وہ البیرونی کا ہے جو ایک ہزار سال قبل افغانستان میں ہو گزرا۔ میرے علم کے مطابق بیرونی پہلا طبیعات دان تھا جس نے صریح طور پر کہا تھا کہ سورج، چاند اور زمین پر ہونیوالے تمام طبعی مظاہر ایک ہی قسم کے قوانین کے تابع اور پیروکار رہیں۔

یہ بظاہر سادہ نظر آنے والا سوال تمام سائنس کی اساس ہے جیسا کہ اب ہم جانتے ہیں۔ یہ نظریہ گیلی لیو نے چھ سو سال بعد آزادانہ طور پر بیان کر کے اس کو ثابت کیا تھا۔ گیلی لیو نے ہالینڈ سے درآمد کی جانیوالی ٹیلی سکوپ کے ذریعہ چاند پر ہونیوالے سائے دیکھے جو پہاڑوں کی وجہ سے بنتے ہیں۔ سایوں کی سمت کو دھوپ کی سمت سے ملا کر اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ چاند پر سائے بنانے والے قوانین چاند پر بھی وہی ہیں جیسا کہ وہ زمین پر ہیں۔ یہ بنیادی اصول کا پہلا مظاہر تھا جس کو اب گیلی لین سیمٹری Galiliean symmetry کہا جاتا ہے جس کے مطابق طبعی قوانین آفاقی ہیں۔

نیوٹن اور ارضی وسماوی قوت ثقل کا اتحاد

اس ضمن میں جس دوسرے شخص کا ذکر ضروری ہے وہ آئزک نیوٹن ہے۔ 1680ء کے لگ بھگ اس نے دعویٰ کیا کہ ارضی قوت ثقل (جو سیب کو زمین کی جانب گراتی ہے اور اس کی نظر میں آفاقی قوت تھی) اور فلکی قوت ثقل (جو سیاروں کو سورج کے گرد متحرک رکھتی ہے) دراصل ایک ہی ہیں۔ اس قسم کی قوت لانگ رینج ہوتی ہے۔ اس کے اثرات کسی بھی فاصلے پر محسوس کئے جا سکتے ہیں اگرچہ اس میں کمی دو ثقلی اجسام کے درمیانی فاصلے کے سکوئر کے حساب سے ہوتی ہے۔

نیوٹن نے فطرت کا ایک نیا اساسی کانسٹنٹ G متعارف کیا جو قوت ثقل کی طاقت کو بیان کرتا ہے۔ کانسٹنٹ جی مقدار یا وسعت میں بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ قوت ثقل دیگر فطری قوتوں کے برعکس بہت ہی جاذب ہوتی ہے جیسا کہ ہم دیکھیں گے۔ دوسری قوتیں اپنی طرف کھینچتی بھی ہیں اور پرے دھکیلتی بھی ہیں۔ یہ چیز قوت ثقل کو فوقیت دے دیتی یعنی یہ ہمیشہ جمع ہو سکتی ہے۔

فیراڈے، اور ایمپیئر۔ بجلی اور مقناطیسیت کا اتحاد

بنیادی قوتوں کے اگلے اتحاد کا مفروضہ اگلے 150 سال بعد بنایا گیا۔ برق مقناطیسیت (زندگی کی قوت) کے ضمن میں میں فیراڈے اور ایمپیئر Ampere کا ذکر کرنا پسند کروں گا۔ زندگی کی قوت اس لئے کیونکہ تمام کیمیکل بائینڈنگ اور نروامپلس Nerve Impulse کا ماخذ الیکٹرو میگنیٹزم ہے۔

یاد رہے کہ 1820ء سے قبل بجلی اور مقناطیسیت کو دو الگ الگ قوتیں تصور کیا جاتا تھا۔ جدید عہد کی عظیم ترین قوتوں کے اتحاد کے ضمن میں سب سے پہلے فیراڈے اور ایمپیئر نے ثابت کیا کہ بجلی اور مقناطیسیت درحقیقت ایک واحد قوت الیکٹرو میگنیٹزم کے دو روپ ہیں۔ مثال کے طور پر اگر انسان الیکٹرون جیسی چیز کو برقی چارج کا متحمل تصور کرے، اور اس کو میز پر رکھ دے تا یہ غیر متحرک ہو جائے، تو انسان ایک دوسرا الیکٹرون اس کے قریب رکھ کر برقی تدافعی قوت کو محسوس کرے گا۔ لیکن جونہی پہلے الیکٹرون کو اپنی جگہ سے ہٹایا جائے گا تو انسان مقناطیسی قوت دیکھے گا جو وہاں اس سے پہلے نہیں تھی۔ اس قوت کا اثر قطب نما کی سوئی کے اوپر دیکھا جا سکتا ہے جب اس کو متحرک الیکٹرون کے قریب رکھا جائے۔

اس لئے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ماحولیاتی جزو بجلی اور مقناطیسیت کے درمیان تفریق کرتا ہے۔ یعنی الیکٹرک چارج حرکت میں ہے یا نہیں۔ بجلی اور مقناطیسیت کے درمیان اتحاد کا اصل جوہر یہی چیز ہے۔ اسی قسم کے ماحولیاتی فیکٹر سے ہمارا ایک بار پھر آمنا سامنا ہوگا یعنی کائنات کا اولین درجہ حرارت ایک اور یکجائی کے ضمن میں جو الیکٹرو میگنیٹزم اور ویک نیوکلئر فورس کے درمیان تھا۔

بجلی اور مقناطیسیت کی دو بے جوڑ قوتوں کے درمیان اتحاد انیسویں صدی کی الیکٹریکل کرنٹ ٹیکنالوجی کی اساس تھا جس کا انحصار اس بجلی کی کرنٹ پر تھا جو دو قطبین کے درمیان لچھے دار تار کو گھما کر پیدا کی جاتی تھی۔ یہ درحقیقت الیکٹرک موٹرز اور الیکٹرک ڈائنا موز کی بنیاد تھی جس سے الیکٹرک پاور سٹیشنز کا آغاز ہوا تھا۔ ان کا آغاز فطرت کی دو بے جوڑ قوتوں کے حیران کن اتحاد سے ہوا تھا۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ معمولی اٹکل پچو سے اس ایجاد کیلئے کبھی بھی مقداری بنیاد فراہم ہو سکتی تھی۔

میکس ویل اور بصریات کا برق مقناطیست سے جوڑ

کلاسیکل برق مقناطیسیت پچاس سال بعد میکس ویل کے تحقیقات کے بعد اپنے عروج کو پہنچی جب اس نے ثابت کیا کہ اگر الیکٹرک چارج کو تیز تر کیا جائے (یعنی اگر اس کی رفتار تبدیل ہو جائے یا جہت بدل جائے) تو یہ الیکٹرو میگنیٹک ریڈی ایشن (ریڈیو ویوز، ہیٹ ویوز، لائٹ ریز، اور گاما ریز جو ایک دوسرے سے محض طول لہر (ویولینتھ) کے باعث مختلف ہوتی ہیں) کی صورت میں انرجی خارج کرے گی۔ یہ معجزاتی اتحاد بیسویں صدی کی تمام ٹیکنالوجی کے پیچھے کارفرما ہے جو ریڈیو، ٹیلی ویژن، اور ایکس ریز کی صورت میں ہماری زندگیوں پر اثر انداز ہیں۔

میکس ویل نے بصریات کو برق مقناطیسیت سے متحد کیا تھا۔ نظریاتی طور پر اس اتحاد میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ کہ اس کے پاس رہنمائی کیلئے صرف ایک عدد تھا۔ فرسودہ قسم کا ساز و سامان استعمال کرتے ہوئے اس نے تصدیق کی کہ لائٹ کی رفتار کو دو معلوم کانسٹنٹ سے بیان کیا جا سکتا تھا (جس سے خلاء کے الیکٹرک اور میگنیٹک خواص بیان ہوتے تھے) جیسا کہ اس کی تھیوری نے پیش گوئی کی تھی۔ یہ گویا اس کے اس کے خیالات کی بالواسطہ تصدیق تھی۔ وہ اس لحاظ سے بدقسمت تھا کہ وہ 48 سال کی چھوٹی عمر میں رحلت کر گیا اور اتنی دیر تک زندہ نہ رہا کہ الیکٹرو میگنیٹک ریڈی ایشن جو الیکٹرک چارجز کو اسراع دینے سے پیدا ہوتی، جس کا مظاہرہ ہرٹز Hertz نے میکس ویل کی وفات کے دس سال بعد جرمنی میں کیا تھا، اس کو دیکھ سکتا۔

آئن سٹائن کا سپیس اور ٹائم کا اتحاد

بالآخر ہم آئن سٹائن کی بات کرتے ہیں جو یکجائیت کے متعلق متعدد خیالات پیش کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اس کا خصوصی نظریہ اضافت، سپیس اور ٹائم کو مساوی درجہ پر رکھتا ہے۔ اس نظریہ کا نتیجہ ''وقت کا پھیلاؤ dilation of time'' کا فارمولا تھا جس کے مطابق جتنا کوئی جسم زیادہ حرکت کرتا ہے اتنی ہی لمبی اس کی زندگی ہوتی ہے جیسا ایک غیر محرک مبصر کو نظر آتا ہے۔ یہ خاص مظہر جنیوا کی سرن CERN لیبارٹری میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے جہاں ایک میوآن جیسا پارٹیکل جس کی مخصوص زندگی ہوتی ہے (پارٹیکل کے ہمراہ سفر کرنے والا مبصر کی پیمائش کے مطابق) ہمیں یعنی ساکن مبصر کو نظر آتا، میوآن زیادہ سے زیادہ طویل العمر لگتا ہے۔ اس لئے لمبی عمر پانے کا راز یہ ہے کہ حرکت میں رہو۔

آئن سٹائن کے خصوصی نظریہ اضافت کا ایک اور نتیجہ کمیت (mass) اور توانائی (energy) کے مابین تعلق ہے جو اس کی مشہور مساوات E=mc2 کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے جہاں سی c سے مراد (خلاء میں) لائٹ کی رفتار، ایم m متحرک پارٹیکل کی کمیت اور ای E اس کی انرجی ہے۔

مکمل مضمون کیلئے ڈاکٹر عبدالسلام کی کتاب مطالعہ فرمائیں۔

. Dr. A. Salam, Unification of Fundamental Forces, Cambridge University Press, 1990, 1-14pp.

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب سابق کارکن وقف جدید ربوہ کو مورخہ 28 جنوری 2012ء کو فالج کی تکلیف ہوگئی۔ جس کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے آئی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفایابی عطا فرمائے اور ہر نوع کی محتاجی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم جاوید اقبال صاحب ولد مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خالہ زاد بھائی مکرم علی باسل صاحب کو بدوملہی میں موٹر سائیکل اور تانگے کے حادثے میں چوٹیں آئی ہیں۔ حالت کافی تشویشناک رہی۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کے جبڑے کی ہڈی کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے آپریشن کامیاب کرے اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد زاہد بھٹی صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں زاد بھائی مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ کی نانی اماں مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم نظام دین صاحب مرحوم بیمار ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم فخر حیات صاحب ابن مکرم چوہدری سکندر حیات صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم فضل الٰہی صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور شدید تکلیف میں ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم بدر احمد عرفان صاحب سافٹ ویئر انجینئر کی شادی ہمراہ مکرمہ سلمانہ اسلم صاحبہ ایم اے ماس کمیونیکیشن بنت محترم محمد اسلم صاحب بھروانہ (شہید اہل وفا سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء) سرانجام پائی۔ مورخہ 29 جنوری 2012ء کو میو گارڈن لاہور کے کمیونٹی ہال میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ مورخہ 30 جنوری 2012ء کو خاکسار کے گھر واقع دارالصدر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم ہادی احمد خان صاحب ابن محترم مولانا احمد خان نسیم صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ دلہا محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کے نواسے جبکہ دلہن محترم مولانا احمد خان نسیم صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دلہا اور دلہن دونوں ہی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت فرمائے نیز مثمر بثمرات حسنہ اور نسل در نسل خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد محمود بھلر صاحب سیکرٹری امانت تربیت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی موٹر سائیکل پر سگنل پر کھڑے تھے کہ پیچھے سے کسی کار نے ٹکر ماری۔ کندھے پر شدید چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود ملک صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور ان کی اہلیہ دونوں ہی فاروق ہسپتال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم بشارت احمد وڑائچ صاحب فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم لقمان احمد صاحب کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ شبرا لقمان صاحبہ بنت مکرم چوہدری سرمد سہیل تارڑ صاحب گوندل شادی ہال ربوہ میں مورخہ 25 دسمبر 2011ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں دعا محترم ملک خالد مسعود ملک صاحب نے کروائی۔ قبل ازیں اس نکاح کا اعلان 24/اکتوبر 2010ء کو محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ نے بیت المبارک میں کیا تھا۔ دلہا محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا کے پوتے اور دلہن محترم چوہدری محمد نذیر صاحب آف کولوتارڑ ضلع حافظ آباد کی پوتی ہیں۔ دونوں بچے حضرت چوہدری سزاوار خان صاحب و حضرت چوہدری سردار خان صاحب آف قلعہ کالروالا و حضرت حافظ میاں عبدالعزیز صاحب نون آف ہلال پور ضلع سرگودھا رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے، مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون مرحوم آف سرگودھا کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے خیر و برکت کا باعث اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد سرور منہاس صاحب ترکہ مکرم محمد شفیع صاحب)

مکرم محمد سرور منہاس صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد شفیع صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5/6 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 9 مرلہ 174 مربع فٹ میں سے 3 مرلہ 58 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم طارق محمود منہاس صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ اقبال بیگم منہاس صاحبہ (بیوہ)
3۔ مکرمہ نعیمہ اختر منہاس صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ زاہدہ اختر ضیاء صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ محمد سرور منہاس صاحبہ (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر رونامہ الفضل تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے چچا مکرم طالب حسین صاحب حلقہ سروبا گارڈن لاہور گزشتہ ہفتہ گر گئے تھے اور گھٹنے پر شدید چوٹ آئی ہے اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور کامل شفایابی سے نوازے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی چچا زاد ہمشیرہ مکرمہ حمیرہ بی بی صاحبہ پر گزشتہ ہفتہ دیوار گر گئی تھی اس کے نتیجہ میں انہیں کافی شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ٹانگ اور ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے۔ آمین

مکرم مرزا طاہر احمد برلاس صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

مکرمہ بشریٰ صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب ساکن نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ حال مقیم دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا بشریٰ خانم سے تبدیل کر کے بشریٰ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

خورشید ہیئر آئل
بالوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
نور آملہ
سکری و خشکی کو ختم کرتا ہے بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

پاکستان اور ایران کا دوطرفہ تجارتی حجم 5ارب ڈالر کرنے پر اتفاق

پاکستان اور ایران نے دوطرفہ تجارت کے حجم کو ایک ارب پچاس کروڑ سے 5ارب ڈالر تک بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ جبکہ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ تجارتی آزادی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، ایران کے ساتھ گیس منصوبے پر جلد عملدرآمد چاہتے ہیں یہ منصوبہ کسی صورت ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ایران کے نائب صدر برائے بین الاقوامی امور نے کہا کہ ایران پاکستان میں توانائی کے بحران سے نمٹنے کیلئے ہر ممکن تعاون کیلئے تیار ہے۔

اورکزئی ایجنسی میں جیٹ طیاروں کی بمباری

اپر اورکرزئی ایجنسی کے مختلف علاقوں میں سیکیورٹی فورسز نے شدت پسندوں کے ٹھکانوں پر جیٹ طیاروں سے بمباری کی جس کے نتیجہ میں 15 شدت پسند ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔ جبکہ شدت پسندوں کے 4 ٹھکانے تباہ ہو گئے۔ دوسری جانب شمالی وزیرستان میں غیر معینہ مدت کیلئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

خلیج تعاون کونسل کا شام کے سفیر کو نکالنے اور دمشق سے سفیر واپس بلانے کا فیصلہ

خلیج تعاون کونسل نے شام کے سفیر کو نکالنے اور اپنے سفیر دمشق سے واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چھ ممالک پر مشتمل کونسل کے مشترکہ بیان کے مطابق یہ فیصلہ شام میں شہریوں کے قتل عام کے بعد کیا گیا ہے۔

یورپ میں شدید سردی اور برفباری کی لہر برقرار

یورپ میں سردی اور برفباری میں شدت کے باعث تباہی جاری ہے، کئی شہروں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ جبکہ سردی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 420 ہو گئی ہے۔ یورپ کے کئی علاقوں میں دریاؤں اور ڈیموں کا پانی جم گیا ہے دور دراز علاقوں میں لاکھوں لوگ پھنس گئے ہیں جبکہ جرمنی میں گیس اور بجلی کی فراہمی معطل ہو گئی ہے۔ دوسری طرف محکمہ موسمیات نے سردی کی لہر جاری رہنے کی پیشگوئی کی ہے۔

برطانیہ کی طویل ترین شور سے محفوظ سڑک کی صفائی پر 800 پونڈ یومیہ کا خرچ

لندن کی پہلی شور سے پاک طویل ترین سڑک کی صفائی پر کونسل کو یومیہ 800 پونڈ خرچ کرنا پڑ رہے ہیں اور کٹوتی کے باوجود اس سڑک کی صفائی کے اخراجات میں کوئی کٹوتی نہیں کی گئی ہے۔ لندن کی منفرد سڑک گزشتہ ہفتے ہی کاروں اور لوگوں کو ایک ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کی سہولت دینے کے مقصد کیلئے کھولی گئی ہے لیکن اعداد و شمار کے مطابق اس نئی نمائشی سڑک کی صفائی پر جو کہ کنسنگٹن میں لندن میوزیم کے قلب میں واقع ہے روزانہ صفائی کیلئے 800 پونڈ خرچ کرنا پڑ رہے ہیں۔

موتیوں کی مدد سے دنیا کا سب سے بڑا موزیک تخلیق

امریکہ میں ایک ماہر جرمن آرٹسٹ نے ناکارہ اور استعمال شدہ ننھے دلکش موتیوں کی مدد سے دنیا کا سب سے بڑا موزیک تخلیق کر کے عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ اس آرٹسٹ نے ایک ملین ناکارہ اور استعمال شدہ رنگ برنگے موتیوں کی مدد سے ایک ایسی خوبصورت تصویر پیش کی ہے جس میں ایک کشتی کو دریا میں سفر کرتے دکھایا گیا ہے۔ 8 فٹ لمبا اور 30 فٹ چوڑا یہ موزیک گینز بک میں دنیا کے موتیوں سے بنے سب سے بڑے موزیک کی حیثیت سے شامل کرلیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔فروری	
طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:51

مکان برائے فروخت
محلّہ دارالعلوم غربی (نزد بیت خلیل) ساڑھے دس مرلے کا جدید طرز پر تیار شدہ ڈبل سٹوری مکان فوری فروخت کیلئے دستیاب ہے۔ بجلی، پانی اور گیس کے کنکشن موجود ہیں۔
رابطہ: 00441252782946/00441252727501
00447438753606,03217700134

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 5/39 دارالعلوم شرقی نور رقبہ دس مرلے جو پانچ کمرے ایک سٹور باورچی خانہ 2 واش روم برآمدہ ایک واش روم جدید طرز کا اٹیچ قابل فروخت ہے۔ ایک بیڈروم میں A.C بھی موجود ہے۔ جنریٹر اور U.P.S اور فون کی سہولت بھی موجود ہے۔
ملک عبدالرشید دارالعلوم شرقی نور ربوہ
فون نمبر: 0476212097

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
فون دکان 6216216 :047-6211971

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

موسم سرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

The New Paradise Academy
ربوہ میں ایک اور نئے تعلیمی ادارے کا آغاز
(نظارت تعلیم کی اجازت سے)
یکم فروری 2012ء سے داخلے کا آغاز
1-Class Play Group To 8th
2- Specical Facilty of Pick & Drop For Students & Teachers,
3- Computer Special Facilty for Play Group to Prep
ایڈریس: مسرور ٹاؤن نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 0332-7056211 پرنسپل حافظہ عطیۃ الجلیل

PE
پاکستان الیکٹروانجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائیٹنیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی آئنائزر پلانٹ
پی۔ وی۔ سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔ دل محمد روڈ، لاہور۔ فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744

FR-10

آپ کی خدمت میں کوشاں
HOMEOPATHICALLY YOUR
FINE & THE BEST FB
معیاری ہومیوپیتھی کی پہچان
The Homoeopathic
SCHWABE WORLD Lehning Masood since 1922
ہومیوپیتھی کی دنیا
ادویات ● کتب ● گولیاں
ڈراپر ● شیشیاں ● متعلقہ سامان
فون نمبر: 047-6212750 Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
سراج مارکیٹ آف اقصیٰ روڈ ربوہ (نزد عامر کلر لیب)

ھوالشافی
FINE & THE BEST FB
معیاری ہومیوپیتھی کی پہچان
Centre For Chronic Diseases
یہاں تمام پرانی اور پیچیدہ بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے
زیر نگرانی: سکوارڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر ہومیو فزیشن
فون نمبر: 047-6212750 Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
نوٹ: یہاں مشورہ فیس لی جاتی ہے